# شاہ ولی اللہ کا فلسفہ

حصہ اوّل

مصنف ڈاکٹر عبدالواحد ہالیپوتہ

مترجم سید محمد سعید

## باب ہفتم
## گھریلو زندگی کے کردار کے اصول

### معیار

گھریلو زندگی کی اخلاقیات کے سلسلہ میں شاہ ولی اللہ نے یہ معیار پیش کیا ہے کہ موزوں گھریلو کردار، ایک ترقی یافتہ معاشرہ میں ایک خاندان کے افراد کے درمیان، لازمی طور پر، ایک رشتہ اور اتحاد کو پیدا کرتا ہے اس کی حفاظت کرتا ہے اور اسے فروغ دیتا ہے - اس کا حصول دوستی اور خیرسگالی کے احساسات پیدا کرنے سے ہوتا ہے جو باہمی مقاصد کی تکمیل کے لئے، ایک دوسرے کی خدمت کرنے اور باہمی تعاون کے نتیجہ میں ضروریات کی تسکین سے پیدا ہوتے ہیں۔ انسانی نسل کی افزائش اور تحفظ معاشرہ کے علاوہ گھریلو کردار کے دوسرے مقاصد ہوتے ہیں مثلاً بعض نفسیاتی اور معاشرتی ضروریات کی تسکین، جو ہر فرد کے لئے عام رہتی ہیں یا ایسی ہی دوسری ضروریات کی تسکین، جو مختلف خاندانوں میں مخصوص ہوتی ہیں۔

### اخلاقی گھریلو کردار

پس، موزوں گھریلو کردار یہ ہے کہ اس میں نسل انسانی کی افزائش، مختلف صلاحیتوں کا تحفظ، جنسی خصوصیات، خاندان کے ہر فرد کی صلاحیتوں کی ترقی و فروغ اور

دوستی اور غیر سگالی کے پائیدار و ابدی تعلقات شامل ہوتے ہیں جو بڑے پیمانہ پر ایک بہترین و منظم معاشرہ کی بنیاد فراہم کرتے ہیں۔ اس بیان کے دوسرے حصے کی حمایت میں کتاب 'البدود' میں سے یہ بیان پیش کیا جاسکتا ہے: "زندگی کے گھریلو کردار، اصول (حکمت)، رائے کلی اور عام واقفیت و مشاہدہ کے مطابق سات اخلاقی فاضلہ کی خصوصیات کی روشنی میں، تم اپنے خاندان کے افراد اور احباب کے معاملات میں، ان کو کس طرح کتنی اہمیت دیتے ہو کہ اُن کے ساتھ تمہارے کردار اور اشتراکِ عمل سے شائستگی کی اعلیٰ ترین شکل اور اتحاد و رشتہ کی نہایت باعزت شکل برقرار رہے۔"

## تہذیب و ارتفاع

اِن خصوصیات میں یہ اضافہ کیا جاسکتا ہے کہ گھریلو کردار کا ایک دوسرا نشان، یا ازدواجی رشتہ کا کردار، حیوانات کی جنسی اور تولیدی خواہشات کے مقابلہ میں ارفع و اعلیٰ ہوتا ہے اور یہ اعلیٰ تر اور بلند نفسیاتی مقاصد کے حصول اور فروغ کے کام آتا ہے۔ گھریلو کردار کے نمونے یا رسوم اِس طرح بنائی جاتی ہیں کہ ان جنسی تحریکوں اور اُن کے براہِ راست مقصدوں کی ضروری تسکین کرتے ہوئے، معاشرتی اور انسانی مقاصد کو ان سے بلند تر اہمیت کا حامل قرار دیتے ہیں، یہاں تک کہ ان پست مقاصد کو کبھی بھی بلند سطح پر نہیں آنے دیا جاتا کہ وہ متذکرہ بالا، اعلیٰ تر و ارفع مقاصد کے مقابلہ میں زیادہ اظہار پاسکیں اور زیادہ نمایاں حیثیت حاصل کرلیں۔

معاشرتی مقاصد ایسے بھی ہیں جو کہ گھریلو کردار کے بعض بنیادی اور عنصری نمونوں کے ذریعہ شناخت کئے جاتے ہیں، دوسرے خاندانوں سے دوستانہ اور ہم سائیگی کے تعلقات برقرار رکھتے ہیں۔ اور یہ معاشرتی مقاصد، ان کے درمیان ایک دوسرے سے معاہدوں کے مواقع پیدا کرتے ہیں، نیز بچے پیدا کرتے ہیں اور ان کی مناسب پرورش ہوتی ہے جس کے نتیجہ میں معاشرہ کی قوت اور اس کی بقا کے عناصر میں اضافہ ہوتا ہے۔ یہ معاشرتی مقاصد انسانیت دوستی کے مقاصد میں توسیع پاتے ہیں مثلاً انسانی نسلوں کی وسیع پیمانہ پر بقا، ارتباط اور بہبودی ان ہی مقاصد کو اس نقطۂ نگاہ سے تسلیم کرنا کہ ان سے اعلیٰ تر الٰہیاتی

مد کی تکمیل ہونے لگے۔ بظاہر یہ انسانیت پسندی کے مقاصد سے بھی آگے نکل جاتے اور ذہن انسانی کے رجحان کو کلیت و آفاقیت UNIVER SALITY کی اعلیٰ ترین عطا کرتے ہیں۔

گھریلو کردار کے متعلق، شاہ ولی اللہ کی بحث کو سہولت کی خاطر چار اہم حصّوں ف) زن و شو کے تعلقات (ب) بچوں سے تعلقات (ج) نوکروں سے تعلقات اور معاشرتی اداروں سے تعلقات، میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

## ) و شو کے تعلقات

شاہ ولی اللہ نے ان رسوم و روایات کے لئے کافی لکھا ہے جو میاں بیوی کے بیان شادی کے وقت اور شادی کے بعد، پائیدار اور ہمیشہ کے تعلقات پیدا کرنے تعلق رکھتی ہیں۔ اور یہ رسوم، شادی کا مقصد، خاندان کی تمیز اور دوسرے خاندانوں یا شرہ کے دوسرے افراد سے اُن کے مستقبل کے معاشرتی تعلقات بھی استوار کرنے سے ق رکھتی ہیں۔

ایسی رسوم جو متذکرہ بالا اشیاء و افعال سے تعلق رکھتی ہیں وہ ایسی رسوم ہیں جو ف) شریک زندگی کے انتخاب (ب) بعض مخصوص رشتہ داروں (محرمات) سے نکاح ممانعت اور (ج) منگنی یا سگائی (حنا) کی رسوم، مہر، نکاح اور شادی کی تقریب "ولیمہ" ے تعلق رکھتی ہیں۔ اِن ہی گھریلو مقاصد کے لئے، یہ شادی کے بعد، گھریلو اداروں کے کردار پنے زیر اثر رکھتی ہیں۔ جو زن و شو کے ایک دوسرے کے لئے خلوص، وفاداری اور خیرسگالی داُن کے خاندان کی بہبودی اور دوسرے امور میں باہمی معاونت و تعاون کی بنیاد پر م ہوتے ہیں اور اِن تعلقات میں زن و شو کے فرائض کے درمیان فطری امتیاز بھی یا جاتا ہے۔

عورتوں پر، مردوں کی موجودہ اعلیٰ تر حیثیت اِن حقائق پر قائم ہے جو اُن کی عظیم تر بی قوت، عورتوں کی تابعداری اور معاشی کفالت میں مرد کی دست نگری (جیسا کہ یہ رسم ہچکی ہے کہ عورتیں اپنا تمام وقت گھریلو فرائض کی انجام دہی میں صرف کرتی ہیں)، گھر سے

باہر گھومنے پھرنے کی بدولت، مردوں کے وسیع تر دائرہ سے حاصل شدہ وسیع تر مشاہدہ، ان کے خارجی معاملات اور بیرونی حملوں سے دفاع کے معاشرہ کے لئے ان کی عظیم تر صلاحیت اور موزونیت وغیرہ۔

## بچوں سے تعلقات

اسی طرح، بچوں کی نگہداشت کے لئے، شاہ ولی اللہ نے والدین کے درمیان تعاون پر زور دیا ہے اور انہوں نے معاشرتی اسباب کی بنا پر، ولادت کی تقریب 'عقیقہ' کی رسم کی حمایت کی ہے نیز ایسے بچوں کے لئے والدین کی نگرانی و ذمہ داری کو مستحکم کرنے کا نفسیاتی سبب قرار دیا ہے۔ والدین کی توجہ و ذمہ داری، بچے کی طبعی بہبودی تک محدود نہیں ہوتی بلکہ یہ اُس کی ذہنی ترقی اور تعلیم کے لئے گنجائش پیدا کرتی ہے تاکہ اِس سے بچہ ترقی یافتہ معاشرہ میں اپنا صحیح مقام حاصل کر سکے۔

اسی طرح سے بچوں اور اُن کے والدین کے درمیان تعلقات اپنی فطری بنیادیں تلاش کر لیتے ہیں جس کے نتیجہ میں والدین اپنے بچوں سے شفقت و محبت سے پیش آتے ہیں اور بچے اپنے والدین کی عزت، احسان مندی اور فرماں برداری کرتے ہیں۔

## نکاح کا خاتمہ

جب گھریلو زندگی کے مقاصد ناکام ہو جاتے ہیں۔ اور شادی اس طرح ناکام ہو جائے کہ زن و شو کے درمیان حسب معمول ازدواجی تعلقات اور دوستی کو بحال کرنے کی کوئی امید باقی نہ رہے تب نکاح کا خاتمہ 'طلاق' یا 'خلع' درست ہوتا ہے تاکہ زن و شو کو مزید ناخوش گواری اور معاشرہ کو ناگواری و عدم مطابقت، تنزلی انتشار سے بچایا جا سکے۔

گھریلو زندگی کو مسلسل اور شدید اختلافات سے بچانے کے لئے طلاق کے سلسلہ میں شرائط اور مدیں مقرر کر دی گئی ہیں اور زن و شو کی علیحدگی کی رسمی شکلیں مثلاً ظہار اور ایلاء وغیرہ رکھی گئی ہیں۔ جو یہ یقین دلاتی ہیں کہ زن و شو کے درمیان کوئی معقول اور حقیقی سبب کے بغیر طلاق یا خلع واقع نہیں ہو سکتا۔

شوہر کی موت یا طلاق کے بعد، انتظار کی مقررمدت عدت بھی بعض نفسیاتی اور

معاشرتی اسباب پر مرکوز کی گئی ہے۔

## نوکروں سے تعلق

بعض لوگوں کے دوسروں کے خادم یا نوکر ہو جانے کی خاص وجہ، شاہ ولی اللہؒ کے نزدیک انسانی طبائع کے تنوع میں ملتی ہے جن میں بعض ایسی ہوتی ہیں جو اپنی کامل شخصیت اور خود اعتمادی کی صفات کی حامل ہوتی ہیں اور "جو لوگ فطرتاً آقا واقع ہوئے ہیں حالانکہ بعض دوسری طبائع، ایسی خصوصیات میں فقدان کی بدولت، ان افراد کی صفات بھی رکھتی ہیں جو فطرتاً ماتحت واقع ہوئے ہیں" ان مالکانہ ذہن رکھنے والے افراد کی حاکمانہ صفات کی بدولت دوسرے، ان کے غلام و تابع رہتے ہیں معاشی ضروریات، ایسے لوگوں کو ایک جگہ جمع کر دیتی ہیں اور زیادہ تر حالات میں وہ آجر اور اجیر کے تعلقات قائم کر لیتے ہیں اور اس باہمی ضروریات کی تسکین و تکمیل کرتے ہوئے وہ گھریلو امور اور معاشرہ کی بہبودی کے لئے کام کرتے ہیں۔

اس مقصد کے حصول کے لئے آقا و خادم کے درمیان پائدار تعلقات لازمی ہوتے ہیں جو ایک دوسرے کے درمیان جذبۂ خیر سگالی کے بغیر ممکن نہیں ہوتے البتہ آقا اپنے خادموں کے لئے خلوص، بخشش و مہربانی کے جذبات رکھتا ہے اور خادم، اپنے آقا کی فرماں برداری، حکم برداری، ایمانداری اور خیر سگالی کے جذبات رکھتے ہیں۔ اسی مقصد کی تکمیل کے لئے شاہ ولی اللہؒ نے ہدایت کی ہے کہ آقا کو چاہیئے کہ اپنے خادموں کی خوراک ولباس میں حصہ لے اور ان کے ساتھ جہاں تک ہو سکے مساوات کی سطح پر تعلق رکھے۔

جبری محنت، کسی شخص سے اس کی مرضی کے خلاف زبردستی کام لینا، یا اُن افراد کی قابلیتوں اور صلاحیتوں کو کچلنا جو اپنی مرضی سے ایک آزاد زندگی بسر کرنے کے خواہشمند ہوں، شاہ ولی اللہؒ کے نزدیک ان باتوں سے نہ صرف گھریلو بہبودی کا مقصد تاراج ہوتا ہے بلکہ بحیثیت مجموعی یہ معاشرہ کی بہبودی کے خطرناک حد تک مضر ثابت ہوتا ہے۔

## معاشرتی تعلقات

اتحاد و یگانگت پیدا کرنے کے لئے، مختلف خاندانوں کے افراد کے درمیان

معاشرتی رابطے لازمی ہوتے ہیں۔ ایسے رابطوں کی بنیادیں، جو بہت سے خاندانوں کے ارکان کو ایک معاشرہ کی وسیع تر برادری میں متحد کر دیتے ہیں، شاہ ولی اللہؒ کے نزدیک ان کی نفسیاتی، معاشرتی اور معاشی ضروریات میں ہوتی ہیں جو اُن میں باہمی دوستی اور خیرسگالی پیدا کرتے ہیں۔

ایسے معاشرتی رابطے اُن کی زندگی اجتماعی جبلتوں "مدنیات الطبع" کی تسکین کرتے ہیں اور اسی دوران وہ خطرہ اور آفت کے نازک لمحات میں اپنی وقتی ضروریات کی تسکین کے ذرائع بھی متعین کرتی ہیں۔ نیز وہ باہمی معاونت اور تعاون سے اپنی بعض معاشی ضروریات کی تسکین و تکمیل کر لیتے ہیں۔ یہ بات اُن کے رشتہ داروں سے محدود تر معاشرتی رابطوں اور رشتوں میں خاص طور پر عمل میں آتی ہے اور اسی میں وراثت اور وصیت کے قوانین و رسوم کی بنیادیں ملتی ہیں۔

پس موزوں معاشرتی کردار وہ ہے جو باہمی دوستی کی حفاظت کرتا ہے اور اُسے فروغ دیتا ہے اور اسے اچھے معاشرتی تعلقات استوار کرنے کے کام میں لاتا ہے۔ شاہ ولی اللہؒ کے نزدیک، موزوں معاشرتی کردار سے، ایک دوسرے کے یہاں ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوتا ہے، تحفوں کا تبادلہ ہوتا ہے، دور رہنے کی صورت میں خط و کتابت ہوتی ہے، باہمی امداد و معاونت (مالی یا کسی اور قسم کی)، باہمی خیرسگالی اور ہمدردی کا مظاہرہ ہوتا ہے، ایک دوسرے کے عیبوں کو نظرانداز اور لغزشوں پر درگزر کی جاتی ہے۔ معمولی نوعیت کے معاملات جو لازمی طور پر ناگواریت اور منازعہ کی شکل اختیار کر سکتے ہیں پر گہری توجہ دی جاتی ہے اور معاشرہ کو ایک عضویاتی "کل" میں منظم ہونے کے مقصد کو ناکام بنایا جاتا ہے۔

## باب ہشتم

# معاشی اور سیاسی کردار کے اصول

### ا۔ معاشی کردار

ایک اعلیٰ معیارِ زندگی اور زندگی بسر کرنے کی سہولتوں کا مجموعہ، ایک ترقی پذیر معاشرہ

کی ضرورت ہوتے ہیں۔ ان میں یہ اتنے ہی اہم ہوتے ہیں جتنے کہ متذکرہ بالا نفسیاتی ، معاشرتی اور دوسرے مقاصد اہم ہوتے ہیں ۔ اس ضمن میں موزوں یا اخلاقی کردار کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ وہ ایک اعلیٰ معیار زندگی فراہم کرے جو معاشرہ اور فرد کی ضروریات کی مختلف اقسام کی تسکین سے بھی تعلق رکھتا ہے ۔ اسی نقطۂ نگاہ سے معاشرہ کی معاشی زندگی کا موزوں یا اخلاقی کردار ، اخلاقیات کا ایک جزو ہوتا ہے ۔ یہاں ایک ایسے معاشی کردار کی بنیاد کے مختصر خطوط بیان کئے جاتے ہیں جو اعلیٰ معیار زندگی اور معاشرہ کی بہبود سے تعلق رکھتے ہیں مزید تفصیل کے لئے ، معاشی ضروریات کی نوعیت و اہمیت کے سابقہ مباحث کے حوالے دیکھے جاسکتے ہیں جو سوم ، چہارم ، پنجم اور ششم باب میں دیئے گئے ہیں۔

## اعلیٰ معیارِ زندگی

ایک اعلیٰ معیارِ زندگی حاصل کرنا ، ایک اخلاقی کردار کے لئے بہت ضروری ہے ، ترقی یافتہ سطحوں کے معاشروں میں ، لوگوں کو نہ صرف تمام اشیائے صرف COMMODITIES پیدا کرنی پڑتی ہیں ۔ بلکہ انہیں ، سامانِ تجارت کی پیدائش میں مقدار و نوعیت کے لحاظ سے جمالیاتی مذاق ، آرام و تسکین کے ذرائع کے مطابق ، اپنی کارکردگی میں اضافہ کرنا پڑتا ہے ۔

## صنعت و حرفت

متذکرہ بالا مقصد ، مختلف قسم کی صنعتوں کو قائم کرنے سے حاصل ہوتا ہے اور ان میں وہ صنعتیں نمایاں ہوجاتی ہیں ، جو ضروریات زندگی فراہم کرتی ہیں جیسے زراعت ، کان کنی تعمیراتِ مکان ، پارچہ بافی ، کوزہ گری ، لوہاری ، ماہی گیری اور زمین و سمندر کے دوسرے وسائل کو کارآمد بنانا ۔

خاص صنعتوں کے علاوہ ترقی یافتہ معاشروں میں لوگ ان صنعتوں میں کام کرتے ہیں ، جو سامانِ تعیش اور فنکارانہ اشیاء کی پیداوار کرتی ہیں ۔ فوج اور حکومت کی دوسری ملازمتیں وغیرہ روزی کمانے کے دوسرے وسائل و ذرائع بھی فراہم کرتی ہیں ۔

## پیشے اور تجارت

مختلف صنعتوں میں تقسیم محنت ، مختلف اقسام کے پیشوں اور تجارت کو فروغ

ہوتی ہے جس میں اشیاء کا مبادلہ وغیرہ شامل ہوتا ہے اور اس کے لئے زر کے ایک معیاری نظام کی موجودگی اہم ہے۔

ایک شخص کے لئے موزوں کام یہ ہے جو اُس کی طبعی و ذہنی صلاحیتوں اور مذاق کے مطابق ہو اور وہ اسی دوران، اِس سے کافی روزی بھی فراہم کرے۔

## معاشی بہبودی

معاشرہ کی معاشی بہبودی کے لئے یہ لازمی ہے کہ جہاں تک ممکن ہو سکے کوئی بیکار نہ رہے اور وہ معاشرہ کی فلاح و بہبود کے لئے کوئی کام نہ کرے، سرکاری خزانے یا لوگوں کی املاک و جائداد پر ایسے لوگوں کا بار نہ صرف مملکت کی مالیات کے لئے مضرت رساں ہے بلکہ معاشرہ کی بہبودی بھی خطرہ میں پڑ جاتی ہے اور یہ نہ صرف غیر معاشی بلکہ غیر اخلاقی کردار بھی ہوتا ہے۔

اِسی کے نتیجہ میں املاک و جائداد کے سلسلہ میں جرائم واقع ہوتے ہیں مثلاً دھوکہ دہی، چوری، ڈکیتی وغیرہ جوئے اور سود خوری (USURY) کی اخلاق سوز عادات و رسوم وجود میں آتی ہیں۔

اُن نظاموں کے اصول، جو تبادلۂ اشیاء اور دوسرے معاشی تعلقات کے معاملات میں زیرِ عمل آتے ہیں، معاشرہ میں اعلیٰ معیارِ زندگی اور تصورِ بہبودی پر قائم ہوتے ہیں نیز اپنے ارکان کے درمیان دوستی و خیر سگالی کے تعلقات کا تحفظ کرتے ہیں اور بخیلی، خود غرضی، فریب و مکاری، جان بوجھ کر لیت و لعل کرنے کی برائیوں کے خلاف، اخلاقِ فاضلہ کے رجحانات کا تحفظ کرتے ہیں۔

## ۲۔ سیاسی کردار

معاشرہ میں ایک سیاسی مملکت کے موزوں کردار کا مقصد، معاشرہ میں تحفظ اتحاد ہوتا ہے اور اندرونی و بیرونی خطروں کے برخلاف معاشی اور عام فلاح و بہبودی کا فروغ پاتا ہے۔

معاشرہ کے لئے خطرے۔ معاشرہ کے اتحاد اور اُس کی بہبودی کے لئے خطروں کو

شاہ ولی اللہؒ نے حسب ذیل انداز میں پیش کیا ہے:-

(۱) جان و مال کے سلسلہ میں ہولناک اور مجرمانہ سرگرمیاں - (۲) ایسے رجحانات جو عموماً مستحکم طبائع کی فطری صلاحیتوں کو خراب کرتے ہیں اور عام طبائع میں گمراہی و بگاڑ کا سبب بنتے ہیں (مثلاً بداخلاقی کی رسوم و روایات، جنسی اور دوسری برائیاں) - (۳) ایسی سرگرمیاں جو ایک گھریلو نظام کے ارکان میں نا اتفاقی پیدا کرتی ہیں (مثلاً حرام کاری، دوستی ختم کرنے کی کوشش وغیرہ) - (۴) تخریبی معاشی نظام، جو دھوکہ دہی پر قائم ہوتے ہیں، سود کی اعلیٰ شرح، اجارہ داری، ذخیرہ اندوزی وغیرہ- (۵) کام سے بے اعتنائی برتنا اور روزی کے لئے عام رجحانات، جو غیر ترقی یافتہ اور وحشیانہ زندگی کے علم بردار ہوتے ہیں - (۶) آبادی کا ترکِ وطن اور ہجرت اس حد تک کرنا کہ اس سے معاشرہ اور مملکت کو خطرہ لاحق ہو جائے - (۷) نقلِ محنت اور محنت کی ناہموار تقسیم، جو خاص صنعتوں کو نظرانداز کرنے سے وجود میں آتی ہے اور سامانِ تعیش اور غیر پیداواری محنت میں کثرت سے مصروف ہو جانا - (۸) لوگوں کی زندگی اور مملکت کے لئے طبعی خطرے یا متعدی امراض کا پھیلنا، (مثلاً بیماریاں اور سیلاب وغیرہ) - (۹) محنت کش عوام پر بھاری ٹیکس لگانا جس سے وہ برباد ہو جائیں اور وہ یا تو بغاوت کرنے پر مجبور ہو جائیں یا معاشی اور روحانی دونوں اعتبار سے برباد ہو جائیں -

## مملکت کے فرائض

ایک مملکت کے فرائض یہ ہیں کہ وہ ان تمام معاملات پر خاص نگرانی رکھے، جن کی بدانتظامی سے معاشرہ کی بہبودی کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے -

مملکت کے دوسرے فرائض یہ ہیں:- تعمیراتِ عامہ کی شکل میں قومی بہبود کے کام کرنا - کاشتکاروں کی حوصلہ افزائی کرنا تاکہ کوئی قطعۂ اراضی بلا کاشت نہ رہ جائے - صنعتی کارکنوں کی سرپرستی کرنا تاکہ اُن کا پیدا کردہ مالِ تجارت اپنی نوعیت و مقدار میں زیادہ سے زیادہ ہو - یہ مملکت کا ایک عظیم فریضہ ہونا چاہیئے کہ وہ غرباء اور ضرورت مند افراد مثلاً "نقابہ" کی بہبود کے کام انجام دے -

مملکت کو آرٹ ، انجینئرنگ ، مطالعۂ تاریخ ، طبی علوم اور سائنٹفک صنایع وفنون کے لئے لازمی علم کی مختلف اقسام کی حوصلہ افزائی کرنا چاہیئے ۔

یہ بھی لازمی ہے کہ مملکت کے شعبے ، ایماندار اور باصلاحیت افراد کی نگرانی میں کام کریں ، جو مستحکم طبائع کے مالک ہوں ، سات اخلاقِ فاضلہ کی صفات نمایاں طور پر رکھتے ہوں اور وہ صحت مند مذاق اور عام رجحانات کے حامل بھی ہوں ۔

یہاں پر سیاسی کردار کے بنیادی مقاصد کے محض چند خطوط بیان کئے گئے ہیں ۔ جو اعلیٰ سطح کے معاشروں میں اخلاقی اور موزوں کردار کے لئے انتہائی اہم ہیں ، انسانی معاشرہ کے سیاسی پہلوؤں کی نوعیت اور اہمیت کے سلسلہ کی مزید تفصیلات کے لئے باب سوم بعنوان ''عمرانی پس منظر'' ملاحظہ فرمائیے جس میں معاشرتی ارتقاء کے تیسرے مرحلہ میں ، معاشرہ کے فروغ کے درمیان ، اُس کے سیاسی اداروں کی ترقی ، پر کافی تفصیل سے بحث کی جا چکی ہے ۔

---

شہری سیاست ایسی حکمت ہے جو باشندگان شہر کے باہمی ربط اور اتحاد کے تحفظ اور اس کی کیفیت سے بحث کرتی ہے شہر سے میری مراد وہ جماعتیں ہیں جو مل جل کر رہتی ہیں ۔ اور ان میں باہمی معاملات ہوتے ہیں ، اور وہ مختلف متفرق گھروں میں بود وباش رکھتی ہیں ۔

اور سیاستِ مُدُن کے بارے میں اصل یہ ہے کہ اہل شہر کے باہمی روابط کے لحاظ سے گویا پورا شہر ایک وحدت ہوتی ہے جو چند اجزائے اجتماعیہ سے مرکب ہے ۔ اور ہر مرکب کیلئے یہ ممکن ہے کہ اس کے مادہ یا صورت میں کسی قسم کا خلل پیدا ہو جائے یا اسے کسی قسم مرض لاحق ہو جائے اور مرض سے میری مراد یہ ہے کہ اس مرکب کیلئے کوئی ایسی حالت رونما جائے جو باعتبار نوع کے اس کیلئے مناسب و موزوں نہیں بلکہ دوسری حالت موزوں تھی جسطرح یہ ممکن ہے کہ مرکب کے مادہ یا صورت میں نقص پیدا ہو جائے یہ بھی ممکن ہے کہ وہ صحت حالت میں باقی رہے یعنی وہ مرکب اپنی اصلی خوبی و کمال کے ساتھ مکمل حالت میں باقی رہے ۔